عورت فکر اقبال کی نظر سے

ڈاکٹر تحسین بی بی

صدر شعبہ اردو، ویمن یونیورسٹی صوابی

عورت ایک ایسا موضوع ہے جس پر ہر دور کے اہم مفکروں نے اپنے اپنے انداز میں اظہار خیال کرتے ہوئے عورت کی حیثیت اور مرتبہ متعین کرنے کے لیے اپنے تئیں کوشش کی ہے۔ اردو شاعری میں عورت صرف محبوب کی نظر سے دیکھی جاتی تھی اور اس کی حیثیت صرف محبوبیت تک محدود تھی اور شاعر اسے اپنی شاعری میں اسی نکتے کی بنا پر استعمال کرتے تھے۔ لیکن حالی نے پہلی دفعہ عورت کو صحیح روپ میں پیش کرکے اردو شاعری کی روایت کو توڑا۔ حالی کے بعد اقبال کا نام آتا ہے۔ جنہوں نے عورت کو صحیح معنوں میں اجاگر کیا ہے۔ بقول شاعر: **ع**

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا 1

عورت کی تخلیق نظامِ کائنات کی تخلیق ہے۔ روزِ اول سے زندگی مسرت اور اطمینان کے جتنے بھی شعبے قرار دیے گئے ان تمام شعبوں کا مرکزِ وحید "عورت" کے سوا کوئی نہیں تھا۔ ویران جزیروں اور خشک جنگلات میں عورت کے فقط ایک بار مسکرا دینے سے ہر طرف پھول ہی پھول مہکتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ یوں روح کائنات نے ایک انگڑائی لی اور دنیا کا ہر ذرہ **"وجود زن"** کا انعکاس پا کر رشکِ فردوس بن گیا۔:

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں 2

اقبال نے اسی طور پر بہت سی جگہوں پر عورت کا ذکر کیا ہے اور ہر جگہ ان کے الفاظ میں صنف نازک کے متعلق عزت واحترام کے پاکیزہ جذبات دیکھنے میں آئے ہیں۔ صنف نازک کے بارے میں اقبال کے نظریات ان کے اس نظامِ فکر کا ایک اہم حصہ ہیں جو انہوں نے سارے سماج کے بارے میں پیش کیے ہیں۔ بقول جگن ناتھ آزاد:

یہ ایک حقیقت ہے کہ اقبال نے سماج کے ایک مضبوط کردار پر زور دیا ہے۔ اور اس مضبوط کردار کے سارے قلعے کا سنگِ بنیاد اقبال نے عورت کے کردار کو قرار دیا ہے۔ 3

اقبال کے عورت کے بارے میں خیالات اسلام کی صاف اور سادہ تعلیمات پر مبنی ہیں۔ اقبال مشرقی زندگی پر سب سے زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خاندانی نظام میں امومت کا کردار سب سے اہم اور مرکزی کردار ہے۔ اقبال کو عورت کے 'ماں' کے روپ سے سب سے زیادہ دلچسپی ہے۔

اور یہ اقبال کو اس لیے بھی پسند ہے کہ 'زیر پائے امہات آمد جناب' (جنت ماں کے قدموں تلے ہے)۔ اقبال نے اپنی نظموں "والدہ مرحومہ کی یاد میں" اور "فاطمہ بنت عبداللہ" میں ماں یعنی امومت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

اقبال کے نزدیک ایک دہقان عورت جو جاہل ہے لیکن امومیت کے جذبے سے سرشار ہے۔ وہ بھی قابل قدر ہے۔ عورت کی جو کچھ عظمت اقبال کے کلام میں ہے وہ امومیت سے وابستہ ہے۔ **"رموز بے خودی"** میں اقبال قوم کی اجتماعی خودی وبقا اور تحفظ کے لئے تکلیف اٹھانے والی ماں کو اس لڑکی پر ترجیح دیتے ہیں جو مغربی تعلیم کے اثر سے ماں بننے پر انکاری ہے۔ مائیں قوموں کو بناتی اور بگاڑتی ہیں۔ اسلامی تاریخ میں اقبال نے بار بار "حضرت فاطمۃ الزہرہ (رضی اللہ عنہ)" دی ہے۔ جنہوں نے حضرت امام حسین کی پرورش کی اور انہیں تاریخ اسلام کی سب سے بڑی انقلابی قربانی دینے کے قابل بنایا۔

فاطمۃ الزہرہ تین بلند پایہ نسبتوں کا مرکز ہیں: ایک عظیم المرتبت نبی ﷺ کی بیٹی، علی (رضی اللہ عنہ) جیسے جلیل القدر انسان کی بیوی اور امام الشہدا حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی ماں۔ تمام دنیا کی تاریخ کو ٹٹو لیے اس قسم کی تین نسبتیں ایک عورت میں کبھی جمع نہ پاؤ گے۔ 4

اقبال کے عورت کے بارے میں خیالات ونظریات **"جاوید نامہ"** میں نظر آتے ہیں۔ اس میں وہ ہفت آسمان کی سیر کرتے ہیں۔ اور سیر کے دوران فلکِ مریخ پر ان کی ملاقات مدعیہ نبوت سے ہوتی ہے۔ وہ ایک وسیع وعریض

میدان میں مردوں و عورتوں کے ہجوم میں سب سے نمایاں نظر آتی ہے۔ لیکن اس بلند وبالا اور روشن جبین دوشیزہ کے چہرے پر نور کی کمی اور آنکھوں میں اداسی و بے نمی ہے۔ وہ سرور آرزو سے یکسر محروم ہے۔ حکیم مریخی جو اقبال کے ہمراہ ہوتا ہے ان کو بتاتا ہے کہ یہ عورت فرنگستان کی رہنے والی ہے اور نبوت کی مدعی ہے ۔اس کا پیغام صنف نازک کو مرد کی غلامی سے نجات دلانا ہے۔ وہ آزادیٔ نسواں کی قایل ہے۔ اقبال اس کے خیالات کو یوں بیان کرتے ہیں۔

ٕاے زنان! اے مادران! اے خواہران

زیستن تا کے، مثالِ دلبران، ؟

دلبر اندر جہاں مظلومی است

دلبری محکومی و محرومی است 5

آزادیٔ نسواں کی تحریک جسے مغرب نے شروع کرکے پروان چڑھایا اس کا مقصد یہ ہے کہ عورت کو زندگی کے ہر معاملے میں مرد کے دوش بدوش کر دیا جائے، کیا سیاست، معیشت، یا معاشرت ہر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے وہ تیار ہو جسے اب تک صرف مرد ادا کرتے رہے ہیں۔ جبکہ اقبال کو اس نقطہ نظر سے اختلاف ہے۔ اقبال نہ تو تمام تر پابندیٔ نسواں کے قائل ہیں اور نہ یکسر آزادیٔ نسواں کے۔ قیود اور ذمہ داریوں کے ساتھ عورت بہتر سلوک کی مستحق ہے۔ 6

اقبال کے نزدیک عورت کی کی فطرت اگر امومیت کی ذمہ داریوں سے نکل کر انفرادی عیش و عشرت میں مشغول ہو جائیں اور اس کی فطرت سیاست و معیشت کی آلودگیوں میں پھنسے گی تو اپنا نسوانی جوہر کھودے گی۔ اور یہ سب نسلِ انسانی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عورت کا نصب العین یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وہ افلاطون کے مکالمات لکھے اور اپنے علم وفضل کا سکہ بٹھائے بلکہ وہ ایک ایسے شخص کی ماں بنے جو افلاطون کے مکالمات لکھ سکے۔ **"ضرب کلیم"** میں شامل عورت کے عنوان سے ایک نظم میں انہوں عورت کے اس اجمالی اور حیاتی پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ

اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی

کہ ہر شرف ہے اُسی دوج کا درِ مکنوں

مکالمات افلاطوں نہ لکھ سکی لیکن!

اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں 7

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم بھی اپنی کتاب **"فکر اقبال"** م یں اقبال کے اس نکتہ نظر کی تائید کرتے ہیں کہ:

بے شمار ارواح جو وجود پذیر ہونے کے لیے مضطرب ہیں وہ امہات کی بدولت عالم ممکنات سے
عالم وجود میں آتی ہیں۔ کسی قوم کا سرمایہ ٔ نقد وقماش و سیم وزر بلکہ اچھے انسان ہیں جو خیابان ریاض
مادر سے گل ولالہ کی طرح چمن افروز ہستی ہوتے ہیں۔ 8

اقبال عورت کی تعلیم، حقیقی آزادی، ترقی اور عظمت کے قائل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مردوں کی عورتوں پر بالادستی کے بھی قائل ہیں۔ اور اس کو ضروری سمجھتے ہیں کہ اس نگہبان مرد ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام ندوی **"اقبال کامل"** میں اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

عورت اقبال کی نظر میں کتنی ہی صاحبِ حیثیت، صاحب اقتدار کیوں نہ ہو لیکن مرد سے کسی طور بھی اس
کا علیحدہ رہنا ناممکن ہے۔ 9

اقبال اپنی ایک نظم **"عورت کی حفاظت"** میں اس کا اظہار یوں کرتے ہیں:

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی

نسوانیت زن کا نگہباں ہے فقط مرد 10

مشرقی ممالک تو آزادی کے بعد اپنی حالت کے فطری نظم و ضبط پر واپس لوٹ آنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن مغرب اس معاملے میں بہت آگے جا چکا ہے۔ مرد و زن کے باہمی تعلقات کی خرابی کا سبب زیادہ تر مغربی معاشرت کی چند بے اعتدالیاں ہیں۔

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور

کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں 11

اقبال عورت کی تعلیم کو ضروری سمجھتے ہیں، لیکن ایسی تعلیم جو دین پر مبنی ہو اور وہ تعلیم جو صرف دنیاوی ہو اور عورت کو نام نہاد آزادی کی طرف

مائل کرتی ہو اقبال اسے بھیانک تصور کرتے ہیں۔ نظم **"آزادیٔ نسواں"** میں اس مسئلے کا فیصلہ عورت پر چھوڑ دیتے ہیں۔

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا

گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند

اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش

مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ خردمند 12

مغربی علوم کے اثرات کا اثر نہ صرف مردوں پر ہوتا ہے بلکہ عورتیں بھی ادھا دھند نقالی کر رہی ہیں۔ اس اثر کو اقبال اچھا تصور نہیں کرتے اور اس سلسلے میں اقبال نے مغربی تہذیب پر اپنی نظم **"عورت اور تعلیم"** میں تنقید کی ہے۔

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگِ امومت

ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت 13

اقبال درحقیقت عورتوں کی ترقی کے مخالف نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صرف ان طریقوں کے مخالف ہیں جو آزادیٔ نسواں کی تحریک نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اختیار کر رکھے ہیں۔ اور اقبال کے نزدیک **خودی** کی ترقی کا ذریعہ یہ ہے کہ ہر فرد اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں آزاد ہو۔ اور عورت کے ذاتی جوہر خلوت میں کھلتے ہیں جلوت میں نہیں۔

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے

روشن ہے نگہ، آئینۂ دل ہے مکدر

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے

ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

خلوت میں خودی ہوتی ہے خودگیر ولیکن

خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسر 14

عورت کا **اثبات خودی اور استحکام خودی** اس میں مضمر ہے کہ وہ فطری قوانین کے مطابق اپنے فرائض امومیت کو پورا کرے۔ اقبال کے نزدیک خودی کا تحقق واثبات صرف فقر، قوت، حریت اور سادگی سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ تمام اوصاف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی ذات میں جمع ہو گئے تھے۔ اس لیے انہوں نے عورتوں کے سامنے انہی اسوہ حسنہ کو پیش کیا ہے۔ اور ان پر تقلید کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور عورتوں کی خودی کو آزادانہ بے راہ روی سے صرف اس لیے روکا ہے کہ وہ ایک مکمل فطری خودی پیدا کر سکیں۔ عورت دھنک رنگ ہی سہی مگر صدیوں تک مردوں نے اسے صرف تولید ہی کے لیے کارآمد قرار دیے رکھا۔ تخلیق، علم، دانش کے لیے نہیں۔ اسی لیے علامہ اقبال نے بھی یہ کہا:

مکالمات افلاطوں نہ لکھ سکی لیکن

اس کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطوں 15

اقبال اپنے شعری مجموعہ **"جاوید نامہ"** میں عورت کی اہمیت وحیثیت کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ہماری توقیر عورت کی ہی سربلندی سے ہے۔ اور عورت کا وجود انسانوں کے لیے بڑا ہی قابل احترام ہے۔ عورت زندگی کی آگ کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اس کی فطرت زندگی کے رازوں کی تختی ہے۔

زن نگہ دارندہ نار حیات

فطرت او لوح اسرار حیات 16

نسوانی فطرت میں خدا نے بلند جذبات رکھے ہیں۔ ان کی حفاظت اسلامی طرز زندگی سے ہو سکتی ہے۔ جس قوم میں عورتوں کی زندگی احترام سے محروم ہو وہاں پر مردوں کو بھی حیات صالح نصیب نہیں ہو سکتی۔ کسی بھی قوم کی تہذیب کو جانچنے کے لیے اس قوم میں عورتوں کے مقام و مرتبے کو دیکھا جاتا ہے۔ الغرض اقبال نے مرد اور عورت دونوں کو اپنے اپنے فرائض کی ادئیگی کا پیغام دیا ہے۔ عورت میں جب یہ احساس ذمہ داری بیدار ہو گا تو وہ اصلی مقام تک رسائی حاصل کر سکے گی۔ ورنہ اقبال کے نزدیک:

ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم

کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے 17

حوالہ جات:

1۔ بحوالہ ڈاکٹر سلیم اختر، مشمولہ اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2015ء، ص:618

2۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2013ء، ص:286

3۔ جگن ناتھ آزاد، کلامِ اقبال میں عورت کا درجہ، مشمولہ اقبال اور عورت، مرتبہ خادم علی جاوید، نعیم اکیڈمی لاہور، 1990ء، ص:115

4۔ خلیفہ عبد الحکیم ،ڈاکٹر ، رموز بے خودی ، مشمولہ فکرِ اقبال ،بزم اقبال لاہور، طبع ہشتم،نومبر 2005ء،ص:495

5۔ علامہ اقبال، تذکیر نبیہ مریخ، مشمولہ جاوید نامہ ،سنگِ میل پبلی کیشنز،لاہور،2013ء،ص:78

6۔ جمیل کامل ، علامہ اقبال اور عورت ، مشمولہ اقبال اور عورت ،مرتبہ خادم علی جاوید، نعیم اکیڈمی لاہور،1990ء،ص:70

7۔۔ علامہ اقبال ، کلیات اقبال ، سنگِ میل پبلی کیشنز ، لاہور، 2013ء،ص:286

8۔ خلیفہ عبد الحکیم ، ڈاکٹر ،رموز بے خودی ، مشمولہ ،فکر اقبال ، ایضاً،ص:4 95

9۔ عبد السلام ندوی ، ڈاکٹر ، اقبال کامل ، الفیصل ناشران اردو بازار لاہور،2008ء،ص:333

10۔۔ علامہ اقبال ،کلیات اقبال ، سنگِ میل پبلی کیشنز ، لاہور، 2013ء،ص:286

11۔ ایضاً،ص:285

12۔ ایضاً،ص:287

13۔ ایضاً،ص:288

14۔ ایضاً،ص:286،285

15۔ ایضاً،ص:286

16۔ علامہ اقبال ، خلافت آدم ، مشولہ ، جاوید نامہ، سنگِ میل پبلی کیشنز،لاہور،2013،ص:23

17۔ علامہ اقبال،کلیات اقبال،ایضاً،ص:299